Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم
ان الفضل بید اللہ یؤتیہ من یشاء ۔ عسیٰ ان یبعثک ربک مقاماً محموداً
فون ۴۴۹
رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴
روزنامہ الفضل ربوہ
یوم جمعرات
The Daily
ALFAZL
RABWAH
ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی
قیمت فی پرچہ ۲۵ پیسے
جلد ۶۴/۲۹ | ۲۰ ربیع الاول ۱۳۹۵ھ ۳ شہادت ۱۳۵۴ہش ۳ اپریل ۱۹۷۵ء | نمبر ۷۴

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا تعالیٰ سب سے زیادہ محبت و رحم اور پیار کرنیوالا ہے

ابتلاء اسلئے آتا ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو دکھلادے کہ جو ہماری طرف آنیوالے ہیں وہ کیسے مستقل مزاج ہوتے ہیں

"یاد رکھو کہ دین کو دُنیا سے ہرگز نہ ملانا چاہیئے اور بیعت اِس نیت سے ہرگز نہ کرنی چاہیئے کہ... ایسی کیمیا حاصل ہو جاوے گی کہ گھر بیٹھے روپیہ بنتا رہے گا۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں تو اس لئے مامور کیا ہے کہ ان باتوں کو لوگوں سے چھوڑا دیویں۔ ہاں یہ بات ضرور ہے کہ جو لوگ صدق اور وفا سے خُدا تعالیٰ کی طرف آتے ہیں اور اس کے لئے ہر ایک دُکھ اور مصیبت کو سر پر لیتے ہیں تو خُدا تعالیٰ ان کو اور ان کی اولاد کو ہرگز ضائع نہیں کرتا حضرت داؤد علیہ السلام کہتے ہیں کہ مَیں بوڑھا ہو گیا لیکن کبھی نہیں دیکھا کہ صالح آدمی کی اولاد ضائع ہوئی ہو خُدا تعالیٰ خود اس کا متکفّل ہوتا ہے لیکن ابتداء میں ابتلاء کا آنا ضروری ہے تاکہ کھوٹے اور کھرے کی شناخت ہو جاوے ؎

عشق اوّل سرکش و خُونی بود ٭ تا گریزد ہر کہ بیرونی بود

.... ابتلاء اِس لئے ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ لوگوں کو دکھلاوے کہ جو ہماری طرف آنے والے ہیں وہ کیسے مستقل مزاج اور جفاکش ہوتے ہیں کہ مار پر مار کھاتے ہیں لیکن مُنہ نہیں پھیرتے اور جب وہ ثابت قدم نکل آتے ہیں تو پھر اللہ تعالیٰ اُن سے وہی سُنّت برتتا ہے جو کہ مُنعم علیہ گروہ سے برتنی چاہیئے۔

خدا تعالیٰ سے زیادہ پیار اور رحم اور محبّت کرنی کوئی نہیں جانتا لیکن اخلاص ضروری ہے۔ کوئی دل سے اس کا ہو پھر دیکھے کہ آیا مخلص کی دستگیری اور کفالت اس کی خُوبی ہے کہ نہیں۔ لیکن جو اُسے آزماتا ہے وہ خود آزمایا جاتا ہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۲۵، صفحہ ۱۲۶)

اخبارِ احمدیہ

ربوہ ۳ شہادت۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع یہ ہے کہ:۔

طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے، الحمد للہ

احبابِ جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحت و سلامتی اور درازیٔ عمر کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں کرتے رہیں

ربوہ ۳ شہادت۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی نے صحت کے متعلق دریافت کرنے پر فرمایا:۔

رات سے سر درد کی تکلیف ہے۔ نواب محمد احمد صاحب کی طبیعت بھی ناحال علیل ہے

احباب حضرت سیدہ ممدوحہ مدظلہا اور محترم نواب محمد احمد صاحب کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے التزام کے ساتھ دعائیں جاری رکھیں۔

ربوہ ۳ شہادت۔ حضرت مرزا البشیر احمد صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے نواسہ اور حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کے داماد محترم مرزا شمیم احمد صاحب (ابن محترم مرزا رشید احمد صاحب) کے متعلق اطلاع موصول ہوئی ہے کہ دل کے عارضہ سے طبیعت ناحال علیل ہے ڈاکٹروں کے نزدیک خطرہ کے ۴۸ گھنٹوں میں سے ۲۴ گھنٹے گزر چکے ہیں۔ احباب ان کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے دعائیں جاری رکھیں۔

اعلانِ نکاح

۳۰ مارچ ۱۹۷۵ء کو بعد نماز مغرب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مسجد مبارک ربوہ میں عزیزم طاہر محمود احمد صاحب (آفیسر نیشنل بنک آف پاکستان) ابن جناب ثاقب صاحب زیروی مدیر ہفت روزہ "لاہور" کے نکاح کا اعلان فرمایا۔ انکا نکاح محترمہ نعیمہ اختر نعیمہ سلہری صاحبہ لیکچرار جامعہ نصرت ربوہ بنت محترم چوہدری نیاز الدین احمد صاحب سلہری لاہور کے ساتھ بعوض بارہ ہزار روپیہ حق مہر طے پایا ہے۔

بزرگانِ سلسلہ اور احبابِ جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اِس تعلق کو ہر دو خاندانوں کے لئے ہر لحاظ سے خیر و برکت کا موجب بنائے اور مثمر ثمراتِ حسنہ کرے۔ آمین

(ظہور احمد ناظر دیوان)

ارشاد حضرت المصلح الموعود رضی اللہ عنہ

"امانت تحریکِ جدید السامی تحریک ہے اس میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمتِ دین بھی"

(افسر امانت تحریکِ جدید۔ ربوہ)

ارشاد حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بنصرہ العزیز

"لازمی چندہ جات لازمی ہیں بہر حال آپ کو ادا کرنے چاہئیں"

(ناظر بیت المال ربوہ)

پبلشر: مسعود احمد ۔ پرنٹر: سید عبدالحی ۔ مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ ۔ مقام اشاعت: دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۳ر شہادت ۱۳۵۴ھش

دولت کی فراوانی اور اُس کا انجام!

انسان بالعموم بہت حریص واقع ہوا ہے۔ اُس کی خواہش اور کوشش یہ ہوتی ہے کہ اُسے زیادہ سے زیادہ دولت ملے اور وہ دنیا میں عیش و آرام کے ساتھ زندگی گزارے۔ لیکن اسلامی نقطۂ نگاہ سے بہت زیادہ دولت کے حصول کی تمنا پسندیدہ نہیں ہے۔ اس کی وجہ یہ ہے کہ دولت کے نشہ میں بدمست ہو کر انسان بسا اوقات سرکشی اور طغیان پر اُتر آتا ہے اور خدا تعالیٰ کے ذکر سے یکسر غافل ہو جاتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:۔

وَلَوْ بَسَطَ اللّٰهُ الرِّزْقَ لِعِبَادِهٖ لَبَغَوْا فِي الْاَرْضِ وَلٰكِنْ يُّنَزِّلُ بِقَدَرٍ مَّا يَشَآءُ ؕ اِنَّهٗ بِعِبَادِهٖ خَبِيْرٌۢ بَصِيْرٌ ۝ (الشوریٰ آیت ۲۸)

اور اگر اللہ اپنے بندوں کے لئے رزق کو بہت وسیع کر دیتا تو وہ زمین میں بہت سرکشی کرنے لگ جاتے لیکن وہ جو کچھ چاہتا ہے اندازہ کے مطابق اتارتا ہے۔ وہ اپنے بندوں کے حالات سے باخبر اور ان کے حالات کو دیکھنے والا ہے۔

دولت کی بے اندازہ فراوانی جو گل کھلاتی ہے اُس کی مثالیں ہر زمانہ میں پائی جاتی رہی ہیں اور اس زمانہ میں بھی اس کی مثالیں موجود ہیں۔ چنانچہ مغرب کی ترقی یافتہ اقوام میں صنعتی انقلاب، سائنسی ایجادات اور ٹیکنالوجی کے بے انتہا فروغ کے نتیجہ میں دولت کی جو ریل پیل نظر آتی ہے اور اس نے جو گل کھلائے ہیں اُس سے کون آگاہ نہیں ہے۔ ان ممالک میں بسنے والے کروڑوں کروڑ انسان خدا تعالیٰ کی ہستی کے ہی منکر ہو چکے ہیں۔ بے راہروی اور فسق و فجور کی کثرت نے انہیں اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ کا مصداق بنا چھوڑا ہے۔ اور پھر دولت میں کھیلنے والی یہی قومیں ہیں جنہوں نے دنیا کا امن برباد کر کے رکھ دیا ہے اور یہ دنیا رفتہ رفتہ جہنم زار میں تبدیل ہوتی چلی جا رہی ہے۔

اللہ تعالیٰ نے دولت کی فراوانی اور اس کے انجام سے خبردار کرنے کے لئے یہ یاد کرایا ہے کہ جتنی دولت اِس وقت مالدار لوگوں یا قوموں کے پاس ہے اور جس کی بنا پر انہوں نے زمین میں سرکشی اور بغاوت کا طریق اختیار کیا ہوا ہے ہم اس سے بھی زیادہ دولت انہیں دینے پر قادر ہیں اور اگر چاہیں تو ان کے گھروں اور ان کے مختلف قسم کے سامانوں کو سونے چاندی کا بھی بنا سکتے ہیں لیکن خواہ ہم ان کو کتنی بھی دولت اور اقتدار دیدیں وہ پھر بھی ہوگا عارضی اور فانی۔ آخر ایک دن وہ خود اور عیش و عشرت کا یہ سب سامان کالعدم ہو کر رہ جائے گا۔ اصل چیز تو آخرت کی فلاح ہے جو کبھی ختم نہیں ہوگی بلکہ اس کا سلسلہ چلتا چلا جائے گا۔ چنانچہ دولت کے نشہ میں بدمست ہو کر ہستی باری تعالیٰ کا انکار کرنے اور سرکشی و طغیان میں بڑھتے چلے جانے والوں کا ذکر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:۔

وَلَوْلَآ اَنْ يَّكُوْنَ النَّاسُ اُمَّةً وَّاحِدَةً لَّجَعَلْنَا لِمَنْ يَّكْفُرُ بِالرَّحْمٰنِ لِبُيُوْتِهِمْ سُقُفًا مِّنْ فِضَّةٍ وَّمَعَارِجَ عَلَيْهَا يَظْهَرُوْنَ ۝ وَلِبُيُوْتِهِمْ اَبْوَابًا وَّسُرُرًا عَلَيْهَا يَتَّكِـُٔوْنَ ۝ وَزُخْرُفًا ؕ وَاِنْ كُلُّ ذٰلِكَ لَمَّا مَتَاعُ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ؕ وَالْاٰخِرَةُ عِنْدَ رَبِّكَ لِلْمُتَّقِيْنَ ۝ (الزخرف آیات ۳۴ تا ۳۶)

ترجمہ:۔ اور اگر یہ خوف نہ ہوتا کہ سب کے سب ایک ہی طریق کے ہو جائیں گے تو ہم رحمٰن (خدا) کا کفر کرنے والے لوگوں کی چھتوں کو اور سیڑھیوں کو جن پر وہ چڑھتے ہیں چاندی کا بنا دیتے اور ان کے گھروں کے دروازوں کو بھی چاندی کا بنا دیتے (اور اسی طرح) وہ چھپر کھٹ جن پر وہ تکیے لگاتے ہیں ان کو بھی چاندی کا بنا دیتے) بلکہ سونے کا بنا دیتے لیکن یہ سب کچھ ورلی زندگی کا سامان ہے اور آخرت (کا آرام) تیرے رب کے فیصلہ کے مطابق متقیوں کے لئے مخصوص ہے

اس آیت میں اللہ تعالیٰ نے بتایا ہے کہ دولت خواہ کتنی بھی مل جائے اُخروی فلاح کے مقابل میں وہ بے حقیقت ہے اس لئے کہ یہ دنیا اور اس کا عیش و آرام فانی ہے، ایک دن ختم ہو جائے گا لہٰذا انسان کو اُخروی فلاح کے حصول کی فکر کرنی چاہیئے جس کا سلسلہ کبھی ختم نہیں ہوگا اور اُخروی فلاح ملتی ہے تقویٰ کے نتیجہ میں۔ اگر کسی کو دنیا میں دولت عطا کی جائے تو اس کے نتیجہ میں پیدا ہونے والی سرکشی سے بچنے کا ایک ہی طریق ہے کہ وہ تقویٰ کو لازم پکڑے۔ تقویٰ کو لازم پکڑنے کا نتیجہ یہ ہوگا کہ دولت کی فراوانی اس میں کبر و غرور پیدا کرنے کا موجب نہ بن سکے گی اور وہ اُس دولت کو اللہ تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے کے لئے ہر دم تیار رہے گا کیونکہ متقی کی ایک لازمی صفت مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ بیان کی گئی ہے۔ یعنی یہ کہ وہ ہر اُس چیز کو جو خدا تعالیٰ اُسے عطا کرتا ہے خدا تعالیٰ کی راہ میں خرچ کرنے میں کبھی پس و پیش سے کام نہیں لیتا۔ اِس طرح دولت کی فراوانی اس میں سرکشی پیدا کرنے کی بجائے اُس کے لئے اُخروی فلاح کے حصول کا ذریعہ بن جاتی ہے۔ برخلاف اس کے جو لوگ دولت ملنے پر تقویٰ کا طریق اختیار نہیں کرتے اور انفاق فی سبیل اللہ سے جی چُراتے ہیں ان کی دولت چند روزہ عیش کے سوا ان کے کسی کام نہیں آتی۔ وہ نہ صرف اُخروی فلاح سے محروم رہتے ہیں بلکہ انہیں دردناک عذاب سے بھی دوچار ہونا پڑتا ہے۔ اسی لئے اللہ تعالیٰ نے ایسے لوگوں کا ذکر کرتے ہوئے فرمایا ہے:۔

وَالَّذِيْنَ يَكْنِزُوْنَ الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَلَا يُنْفِقُوْنَهَا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ۙ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ اَلِيْمٍ ۝ يَّوْمَ يُحْمٰى عَلَيْهَا فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ فَتُكْوٰى بِهَا جِبَاهُهُمْ وَجُنُوْبُهُمْ وَظُهُوْرُهُمْ ؕ هٰذَا مَا كَنَزْتُمْ لِاَنْفُسِكُمْ فَذُوْقُوْا مَا كُنْتُمْ تَكْنِزُوْنَ ۝

(التوبہ آیات ۳۴، ۳۵)

ترجمہ:۔ اور وہ لوگ جو سونے اور چاندی کو جمع رکھتے ہیں اور اسے اللہ کے راستہ میں خرچ نہیں کرتے ان کو دردناک عذاب کی خبر دے۔ (یہ عذاب) اُس دن ہوگا جبکہ اس جمع شدہ سونے اور چاندی پر جہنم کی آگ بھڑکائی جائے گی۔ پھر اس (سونے اور چاندی) سے ان کے ماتھوں اور پہلوؤں اور پیٹھوں کو داغ لگائے جائینگے۔ (اور کہا جائے گا) یہ وہ چیز ہے جس کو تم اپنی جانوں کے لئے جمع کرتے تھے۔ پس جن چیزوں کو تم جمع کرتے تھے ان کا مزہ چکھو۔

الغرض اصل چیز تقویٰ اللہ ہے۔ اگر انسان تقویٰ سے مزین ہو تو دولت اور اس کی فراوانی اس کے لئے اُخروی فلاح کے حصول کا موجب ہو سکتی ہے بصورتِ دیگر دولت کی فراوانی کا بالآخر عذاب پر منتج ہونا یقینی ہے۔ عافیت اسی میں ہے کہ انسان دولت کی تمنا کرنے کی بجائے تقویٰ سے مزین ہونے کی فکر کرے۔ تقویٰ سے پورے طور پر مزین ہونے کی صورت میں اسے اللہ تعالیٰ کی کفالت حاصل ہو جائے گی اور اپنے وعدہ کے بموجب وہ اُسے ایسے ایسے ذرائع سے رزق عطا کرتا چلا جائے گا کہ جو اس کے وہم و گمان میں بھی نہیں ہوں گے اور اگر مشیّتِ ایزدی کے ماتحت اسے دولت کی فراوانی بھی نصیب ہوگی تو وہ اس کے لئے سرکشی اور طغیان کا موجب نہیں بنے گی بلکہ انفاق فی سبیل اللہ کے نتیجہ میں وہ اس کے لئے حصولِ رحمت کا باعث ثابت ہوگی اور اُخروی فلاح اس کے لئے مقدر کر دی جائیگی۔

رہِ یار

جس ریل کے رستے یہ دریار ہے یارو!
اُس ریل کی پٹڑی سے مجھے پیار ہے یارو!

جس راہ کے پتھر مجھے منزل کا پتہ دیں
سچ پوچھو تو وہ راستہ ہموار ہے یارو!

ہے جس کے پرے ارضِ محبت، وہ بیاباں
دیکھو جو ذرا غور سے گلزار ہے یارو!

جو کارِ جنوں ہی نہ ہو، وہ راہ نوردی
بے کار ہے بے کار ہے بے کار ہے یارو!

جس شوق سے ہم منزلِ جاناں کو رواں ہیں
وہ شوق بھی کیا کیا جنوں آثار ہے یارو!

ناہید کو دیکھو کہ بہ ایں آبلہ پائی
سینے سے لگائے ہوئے ہر خار ہے یارو!

عبدالمنان ناہید

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رسولِ اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا خطبۂ حجۃ الوداع

اخوت و مساوات اور حقوقِ انسانی کا بے مثال چارٹر

(مکرم شیخ نور احمد صاحب منیر سابق مبلغ بلادِ عربیہ)

حضرت رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے مشرکینِ مکہ کی انتہائی مخالفانہ کوششوں کے باوجود ۸ھ میں مکہ فتح کیا۔ اس فتح کے بعد مکہ کے حالات خوشگوار ہو گئے تھے اور مسلمانوں کا اس شہر میں آنا جانا اور قیام کرنا آسان ہو گیا تھا۔ ۹ھ میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت ابو بکرؓ کو امیر الحج مقرر فرمایا اور آپ کو تین سو صحابہ کرامؓ کے ساتھ مکہ معظمہ روانہ کیا۔ اب مکہ میں شرک کی جگہ توحید اپنے وسیع اثرات اور ثمرات دکھا رہی تھی۔ بتوں اور پتھروں کی پوجا سے لوگ بیزاری کا اظہار کر رہے تھے اور ہر آنکھ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ اللّٰہِ اَفْوَاجًا کا ایمان افروز منظر دیکھ رہی تھی۔ مساجد کی تعمیر ہر جگہ ہو رہی تھی۔ اللہ اکبر، اللہ اکبر کے موثر نعروں سے فضا گونج رہی تھی۔ بہت ہی کم مشرک دیکھنے میں آتے تھے۔ جب حضرت ابو بکرؓ حج کرنے کے لئے مدینہ سے مکہ کو روانہ ہوئے تو سورۃ توبہ کی ابتدائی آیات کا نزول ہوا جن میں پُرشوکت انداز میں یہ صراحت کی گئی تھی کہ آئندہ سے کوئی مشرک بیت اللہ کی حدود میں داخل نہ ہو اور ان کے انجام یعنی ناکامی کا ذکر کیا گیا، غلبۂ اسلام کی بشارت دی گئی، مسلمانوں کو مواعظِ حسنہ سے نوازا۔ حضور انور صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ آیاتِ مبارکہ حضرت علیؓ کو حفظ کروا کر مکہ معظمہ دعا سے روانہ فرمایا تا وہ ان احکامِ قرآنیہ کو عوام کے سامنے سنائیں۔ نیز آپؐ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ کعبہ کے تقدس و احترام کے پیشِ نظر کوئی شخص برہنہ ہونے کی حالت میں خانہ کعبہ کا طواف نہ کرے کیونکہ زمانۂ جاہلیت میں لوگ برہنہ طواف کیا کرتے تھے اور ایسی نازیبا حرکات کیا کرتے جو سراسر خانہ کعبہ کے تقدس کے خلاف تھیں۔

اب مکہ میں اسلام کی نورانی کرنیں کئی گھرانوں اور خاندانوں کو منور کر رہی تھیں اور لوگ جوق در جوق آغوشِ اسلام میں داخل ہو رہے تھے۔ ہر جگہ اور ہر وقت مکہ معظمہ اور اس کے مضافات میں اسلام کا موضوع زیرِ بحث تھا۔

(۲)

ملک عرب میں نویں سال کے اختتام تک بہت کم مشرک موجود تھے اور جو موجود تھے وہ تذبذب کی حالت میں تھے اور خدائی تجلی نے ان کو متزلزل کر دیا تھا۔ قرآنی پیشگوئی یٰۤاَیُّہَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِنَّمَا الْمُشْرِکُوْنَ نَجَسٌ فَلَا یَقْرَبُوا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ بَعْدَ عَامِہِمْ ھٰذَا یعنی آئندہ سے مشرکین خانہ کعبہ کے پاس نہ آنے پائیں گے اس نے مشرکین کی قوت کو ختم کر دیا۔ ان الفاظ میں یہ پیشگوئی تھی کہ ایک سال کے اندر سارا عرب اسلام میں داخل ہو جائے گا اور شرک ھباءً منثورا ہو جائے گا۔ واقعات اور مشاہدات نے اس امر کی تصدیق کی کہ دسویں سال میں سارا ملک عرب آغوشِ اسلام میں آ گیا۔ چنانچہ ۱۰ھ میں حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حج کا ارادہ فرمایا۔ تمام مقامات اور مراکز کو یہ اطلاع کر دی گئی کہ حضور پُرنورؐ اس سال حج کے لئے بنفسِ نفیس تشریف لے جا رہے ہیں۔ آپؐ نے تمام مسلمانوں کو اس غرض کے لئے تیاری کرنے کا ارشاد فرمایا۔

اس خوشکن اطلاع کے سنتے اور پھیلتے ہی جزیرہ عرب کے مسلمان گھرانوں میں لیل و نہار اس امر کا چرچا تھا کہ اس سال آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ہمراہ فریضۂ حج ادا کیا جائے۔ چنانچہ ہر طرف سے صحابہ کرام والہانہ انداز میں بے تاب ہو کر حج کے لئے روانہ ہوئے۔ مدینہ کے ارد گرد اور باغات میں بقول مؤرخین کے ایک شہر آباد ہو گیا جس میں ایک لاکھ سے زائد اشخاص جمع ہو گئے جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حج کرنے کے لئے اکٹھے ہو گئے تھے۔

یہ عظیم اجتماع صداقتِ اسلام اور اس کی حقانیت پر ایک زندہ نشان تھا۔ اسلام کی برکت سے وہ جو پہلے بتوں کے پجاری اور ایک دوسرے کے خون کے پیاسے تھے ایک جگہ ایسی حالت میں اکٹھے ہو رہے تھے جو نورِ اسلام سے منور تھے، جن کے قلوب آستانۂ الٰہی پر جھکے ہوئے تھے اور ان کی زبانوں پر ذکرِ الٰہی تھا۔

یہ قافلہ اللہ اکبر، لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ محمد رسول اللہ کے نعرے لگاتا ہوا مکہ معظمہ کے بالائی طرف سے داخل ہوتا ہے اور سب سے پہلے کعبۃ اللہ کا طواف کرتا ہوا صفا اور مروہ کی پہاڑیوں پر جاتا ہے۔ ان کی چوٹیوں پر وہ نعرہ ہائے تکبیر بلند کرتے ہیں اور لا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وحدہٗ لا شریک لہٗ لہ الملک ولہ الحمد وھو علیٰ کلّ شیءٍ قدیر۔ لا الٰہ الا اللہ وحدہٗ انجز وعدہٗ ونصر عبدہٗ وھزم الاحزاب وحدہٗ کو وردِ زبان بنا لیتے ہیں۔

(۳)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ۲۶ر ذوالقعدہ کو مدینہ سے روانہ ہوئے تھے اور ذوالحجہ کی ۴ر تاریخ کو مکہ معظمہ میں داخل ہوئے۔ جونہی کعبہ پر نظر پڑی تو آپؐ نے فرمایا:۔

"اَللّٰھُمَّ زِدْہُ تَشْرِیْفًا وَتَعْظِیْمًا وَمَھَابَۃً وَبِرًّا"۔

اے خدا! اس گھر کو اور زیادہ عزت، عظمت، جلال اور شرف عطا فرما۔

ذوالحجہ کی آٹھویں تاریخ کو آپؐ نے منیٰ میں قیام کیا اور نویں ذوالحجہ کو وادی نمرہ میں ٹھہرے اور عرفات میں قیام فرمایا۔

اب میدانِ عرفات میں ایک لاکھ سے زائد فرزندانِ توحید کا اجتماع ہے۔ ایک روایت کے مطابق ایک لاکھ چودہ ہزار اور بعض مؤرخین کے نزدیک ایک لاکھ چوبیس ہزار کا مجمع تھا۔

اس تاریخی اجتماع میں صحابہ کرامؓ کے سامنے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود مبارک موجود ہے۔ صحابہؓ انتظار میں ہیں کہ حضور انورؐ کیا ارشادات فرماتے ہیں۔ حضور رسالت مآبؐ ایک اونٹنی قصواء نامی پر سوار ہیں۔ آپؐ نے تمام مسلمانوں کو خطبہ سنانے کے لئے یہ انتظام کیا تھا کہ تھوڑے تھوڑے فاصلہ پر بلند آواز والے صحابہ کرامؓ مقرر تھے جو آپؐ کے مبارک ارشادات کو دوسروں تک پہنچاتے تھے۔ اس خطبہ کے چند ارشادات تحریر کئے جاتے ہیں:۔

اَیُّھَا النَّاس، اِسْمَعُوْا قَوْلِیْ، فَاِنِّیْ لَا اَدْرِیْ، لَعَلِّیْ لَا اَلْقَاکُمْ بَعْدَ عَامِیْ ھٰذَا بِھٰذَا الْمَوْقِفِ اَبَدًا۔

اے لوگو! میری نصیحت کو اچھی طرح سے سن لو کیونکہ میں نہیں جانتا کہ اس سال کے بعد پھر کبھی میں اس موقع پر تم سے مل سکوں گا یا نہیں۔

اس حج کے موقع پر خدا تعالیٰ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کو آپؐ کی وفات کی خبر دیدی تھی اسی لئے آنحضرتؐ نے اپنے ارشادات فرمانے سے پہلے یہ الفاظ بالا فرمائے۔

آنحضرتؐ کا یہ خطبہ مبارکہ کیا ہے؟ حقوق اللہ، حقوق العباد، عالمی اخوتِ اسلامیہ، مساوات، انکساری، صلہ رحمی، جان و مال و آبرو کی حفاظت، صنفِ نازک کے حقوق اور جذبات کا پاس، زندگی کے ہر مرحلہ میں اخلاقِ حسنہ کا قیام، قیامِ امن کے لئے انتقام اور کینہ پر قدغن، گمراہی اور ضلالت کے زہر سے بچانے والا تریاق اور وسیع قرآنی احکام کی اتباع اور سنتِ رسولؐ ہے۔ سود جیسی لعنت جو معاشرہ میں اقتصادی توازن کو متزلزل کر دیتی ہے اور امیر و فقیر کے درمیان نفرت اور حقارت کی خلیج کو وسیع کرتی ہے، اس کو سختی سے ختم کرنے کا اعلان فرمایا اور سب سے بڑھ کر تکمیلِ دین کی وحی کا اعلان فرمایا۔ مؤرخین نے آنحضرتؐ کے اس خطاب کو "الخطبۃ الجامعۃ" کے الفاظ سے نقل کیا ہے۔

(۴)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے اس

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حجۃ الوداع کے خطبہ میں فرزندانِ اسلام کو ان عظیم اخلاقی اور معاشرتی مواعظ سے نوازا کہ اگر ان پر عمل کیا جائے تو ہر مسلمان دوسرے مسلمان پر اعتماد کر سکتا ہے۔ ایک مسلمان حکومت دوسری مسلمان حکومت کو ہرگز نقصان نہیں پہنچا سکتی اور متنازعہ مسائل افہام و تفہیم کی فضا میں حل کئے جا سکتے ہیں۔ رنگ و نسل کے امتیاز کو کلیۃً ختم کیا جا سکتا ہے بلکہ تمام مسائل اور مشکلات اخوت اسلامیہ کے جذبہ سے حل کی جا سکتی ہیں اور ہر قسم کے اخلاقی اور اقتصادی بحران میں انفرادی اور اجتماعی امور میں ایک مسلمان دوسرے مسلمان کی مدد اور تائید کرے۔ فرمایا:۔

ایھا النّاس إنّ ربّکم
واحد، وانّ اباکم
واحد، کلّکم لآدم
وآدم من تراب، انّ
اکرمکم عند اللہ اتقاکم
لیس لعربی فضل
علی عجمی إلّا بالتقوی
اَلَا ھل بلّغتُ؟
اللّھم فاشھد۔
فلیبلّغ الشاھد منکم
الغائب۔

اے لوگو! آگاہ ہو جاؤ کہ تمہارا رب ایک ہے، تمہارا باپ ایک ہے، تم سب آدم کی اولاد ہو، آدم مٹی سے پیدا ہوا تھا، تم میں قابل عزت خدا کے حضور صرف متقی ہے، ہاں عربی کو عجمی پر اور عجمی کو عربی پر فضیلت حاصل نہیں ہے ہاں صرف تقویٰ کی اساس پر ہے۔

پھر آپ نے فرمایا:۔

اے خدا گواہ رہیو کہ میں نے یہ احکام پہنچا دیئے۔ تم میں سے حاضر غیر حاضر کو یہ پیغام ضرور پہنچا دے۔

پھر فرمایا:۔

ایّھا النّاس! انّما
المؤمنون اخوۃ،
ولا یحلّ لامریٔ مال
اخیہ الّا عن طیب
نفس منہ۔ اَلَا ھل
بلّغتُ؟ اللّھم اشھد،
فلا ترجعنّ بعدی
کفّاراً یضرب
بعضکم رقاب
بعض۔

اے لوگو! اچھی طرح سے سُن لو کہ تمام مومن سلسلہ اخوت میں منسلک ہیں، کسی مسلمان کے لئے جائز نہیں ہے کہ وہ دوسرے کے مال میں بلا اجازت تصرف کرے۔ کیا میں نے یہ احکام تم تک پہنچا دیئے؟ اے خدا! گواہ رہیو۔ میرے بعد تم ان احکام سے روگردانی نہ کرنا کہ ایک دوسرے کی گردنوں کو کاٹتے پھرو!!!

سبحان اللہ! اسلامی اخوت کی اہمیت اور افادیت کو کس حسین انداز میں بیان فرمایا ہے۔ لوگوں کے اموال پر ناجائز قبضہ جس نے آج ہمارے معاشرہ میں ابتری پھیلا رکھی ہے۔ عدالتوں میں مقدمات کی بھرمار صرف اسی لعنت کی وجہ سے ہے۔ افسوس اور صد افسوس کہ جو اُمت عظیم اور انقلابی پیغام کی داعی تھی وہ آج عملاً اس کی پابندی سے آزاد ہے اور اس سے کوسوں دُور ہے۔

پھر فرمایا:۔

"آج سود کی رقوم ترک کی جاتی ہیں اور وہ تمام خون جو جاہلیت میں ہوئے ان کا قصاص معاف کیا جاتا ہے۔"

"اے لوگو! آج شیطان اس بات سے مایوس ہو گیا ہے کہ پھر کبھی اس کی پوجا اس زمین میں کی جائے سوائے اس کے کہ چھوٹے چھوٹے امور میں اس کی اطاعت کی جائے گی۔

"اے لوگو! عورتوں کا تم پر حق ہے جیسا کہ تمہارا عورتوں پر حق ہے۔ وہ تمہارے ہاتھوں میں خدا تعالیٰ کی امانت ہیں۔ پس تم ان سے نیک سلوک کرو۔"

اس خطبہ کے اختتام پر آپ نے بلند آواز سے فرمایا:۔

اَللّٰھُمَّ ھَلْ بَلَّغْتُ؟

کیا میں نے پیغام پہنچا دیا ہے؟

صحابہ کرامؓ نے جواباً فرمایا:۔

اَللّٰھُمَّ نَعَمْ!

ہاں بے شک آپ نے یہ پیغام پہنچا دیا ہے۔

چونکہ آپؐ کو وحی الٰہی سے یہ معلوم ہو چکا تھا کہ یہ آپؐ کا آخری حج ہے اور آپؐ کی وفات ہونے والی ہے اس لئے آپ کا انداز بیان غیر معمولی طور پر رقت آمیز تھا مگر الفاظ میں شوکت اور گرج تھی۔ چونکہ یہ آپؐ کا آخری حج تھا اس لئے اس کا نام حجۃ الوداع مشہور ہو گیا کیونکہ اس کے بعد آپؐ نے کوئی اور حج نہیں کیا اور مورخینِ عرب نے اس حج کو حجۃ الاسلام کے نام سے بھی یاد کیا ہے کیونکہ اللہ تعالیٰ نے دینِ اسلام کی تکمیل کا اعلان فرمایا۔ عرفہ کے روز جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ میں ہی مقیم تھے کہ آیت کریمہ

اَلْیَوْمَ اَکْمَلْتُ لَکُمْ
دِیْنَکُمْ وَاَتْمَمْتُ
عَلَیْکُمْ نِعْمَتِیْ

(یعنی آج کے دن میں نے تمہارے لئے تمہارے دین کو مکمل کر دیا اور اپنی نعمت کو تم پر پورا کر دیا)

نازل ہوئی۔

اور اس کا ایک نام حجۃ البلاغ بھی ہے کہ آپؐ نے بنیادی مواعظ و نصائح لوگوں تک پہنچا دیں۔

کیا ہی مبارک پیغام ہے، ہر لفظ ہی پیغام حیات ہے اور اس کا عمل ہی فرزندانِ اسلام کے حقوق کی حمایت و کفالت ہے، آج اسلام کا غلبہ ہے اور دشمنانِ اسلام پر شوکت و رعب ہے۔

آپؐ کا یہ آخری پیغام مسلمانانِ عالم کے لئے نظم و تعویذ کے ہے۔ آج زندگی کے جن مسائل میں ہم اُلجھ رہے ہیں ان کا حقیقی حل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ان زرّین ارشادات میں ہے۔

یہ خطبہ جہاں امن عالم کا چارٹر ہے وہاں مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی ترقی کی ضمانت کا اساسی محور ہے اور اس سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ تعلیم نہیں ہو سکتی۔

مبارک ہیں وہ جو سُنتے ہیں اور عمل کرتے ہیں اور دائمی زندگی حاصل کرتے ہیں۔

آنحضرتؐ تمام دنیا کو ایک وحدت پر قائم کرنے آئے تھے

سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں:۔

"قومی وحدت کا جب خدا نے ارادہ کیا تب ہر ایک قوم کے لئے جُدا جُدا رسول بھیجا اور یہ قومی وحدت اقوامی وحدت سے مقدم تھی اور حکمتِ ربانی اس امر کی مقتضی تھی کہ اوّل ہر ایک مُلک میں قومی وحدت قائم کرے اور جب قومی وحدت کا دَور ختم ہو چکا تب اقوامی وحدت کا زمانہ شروع ہو گیا اور وہی زمانہ ہمارے نبی صلے اللہ علیہ وسلم کے ظہور کا تھا۔ اور یاد رہے کہ کسی رسول اور کتاب کی اسی قدر **عظمت** سمجھی جاتی ہے جس قدر ان کو اصلاح کا کام پیش آتا ہے اور جس قدر اس اصلاح کے وقت مشکلات کا سامنا پڑتا ہے۔ سو یہ بات ظاہر ہے کہ ابتدائے زمانہ میں جو کتاب نازل ہوئی ہوگی وہ کسی طرح کامل مکمل نہیں ہوئی ہوگی کیونکہ ابتدائے زمانہ میں ان مشکلات کا وہم و گمان بھی نہیں آ سکتا جو بعد میں پیدا ہوئیں۔ **ایسا ہی قومی وحدت کے زمانہ میں اس وقت کے نبیوں اور رسولوں کو وہ مشکلات ہرگز پیش نہیں آ سکتی تھیں جو اقوامی وحدت کے زمانہ میں اس نبی کو پیش آئیں جس کو یہ حکم ہُوا کہ جو تمام قوموں کو ایک وحدت پر قائم کرو۔"**

(چشمہ معرفت صفحہ ۱۳۸ و ۱۳۹)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تعلیم الاسلام کالج ربوہ کی شاندار تقریبات

سٹوڈنٹس یونین تعلیم الاسلام کالج ربوہ کے زیر اہتمام مورخہ ۱۵-۱۶ مارچ ۱۹۷۵ء بوقت سات بجے شام کالج ہال میں پنجابی و انگریزی مباحثہ، سیرت کانفرنس (مقابلہ تقاریر) اور اردو مشاعرہ منعقد ہوا۔ تقریبات کی صدارت صدر سٹوڈنٹس یونین اعجاز احمد خان یوسف زئی نے کی پہلے روز انگریزی مباحثہ اور سیرت کانفرنس منعقد ہوئی۔ انگریزی مباحثہ میں انیس احمد اول مشتاق احمد دوم اور سید توقیر عباس سوم قرار پائے۔ سیرت کانفرنس کا مقابلہ نہایت معیاری اور اچھا تھا۔ کالج ہذا کے بیس مقررین نے سیرت النبیؐ کے موضوع پر تقاریر کیں۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق عبدالکریم خالد عبدالخالق خالد اور مرزا حمید احمد نصر اللہ نے علی الترتیب اول دوم اور سوم انعام حاصل کئے۔ پہلے روز پروفیسر عثمان صدیقی صاحب نے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔

دوسرے روز پنجابی مباحثہ و اردو مشاعرہ منعقد ہوا۔ پنجابی مباحثہ میں سید توقیر عباس اول، عبدالخالق خالد دوم اور فہیم الدین ارشد سوم قرار پائے یہ نہایت ہی دلچسپ اور اعلیٰ مقابلہ تھا اس کے بعد مشاعرہ منعقد ہوا جس میں کالج ھذا کے بائیس طالب علم شعراء نے اپنا کلام پڑھ کر سنایا طلباء کے انعامی مقابلہ کے دور کے بعد مشاعرہ کا دوسرا دور ہوا جس میں مولانا نسیم سیفی صاحب چوہدری شبیر احمد صاحب اور مبارک احمد صاحب عابد نے اپنا کلام طلباء کو سنایا۔ منصفین کے فیصلہ کے مطابق عبدالکریم خالد، افتخار احمد اسد، سعید احمد رفیق بالترتیب اول، دوم اور سوم انعام کے مستحق قرار پائے۔ بعدہٗ مہمان خصوصی مکرم محترم مولانا نسیم سیفی صاحب نے پنجابی مباحثہ اور مشاعرہ میں انعام حاصل کرنے والے طلباء میں انعامات تقسیم فرمائے۔ اس طرح ہماری یہ تقریبات بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئیں۔

(سیکرٹری سٹوڈنٹس یونین تعلیم الاسلام کالج ربوہ)

تقریب رخصتانہ

مکرم سعید خالد صاحب۔ کراچی کی بچی عزیزہ بلقیس سلمہا اللہ تعالیٰ جس کا نکاح ماہ اگست ۱۹۷۴ء میں عزیز عبدالسمیع صاحب ایم اے ابن ڈاکٹر عبدالقدیر صاحب آف سندھ سے ہوا تھا (جو مکرم حضرت مولوی رحیم بخش صاحب صحابی کے پوتے ہیں) کی تقریب رخصتانہ ۷ مارچ ۱۹۷۵ء کو نیول آفیسرز میس کیمپ دلاور میں ہوئی کثیر احباب کراچی اور مستورات نے اپنی دلی دعاؤں کے ساتھ عزیزہ کو رخصت کیا۔ اس تقریب کا اہتمام عزیزہ کے ماموں لیفٹیننٹ ناصر احمد صاحب نے خاص اہتمام سے کیا۔ دیگر احباب جماعت سے بھی دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اس شادی کو جماعت کے لئے اور دونوں خاندانوں کے لئے برکت کا موجب کرے اور اس کے فضلوں اور رحمتوں کا سایہ ان کے سروں پر رہے۔

(خاکسار عبدالرحمٰن انور ربوہ)

درخواست ہائے دعا

۱۔ میرے والد صاحب محترم چوہدری بشیر احمد کاہلوں تقریباً ایک ہفتہ سے بعارضہ قلب بیمار ہیں اور ہسپتال میں داخل ہیں۔ احباب جماعت دعا کریں کہ خدا تعالیٰ اپنے فضل سے انہیں صحت کاملہ وعاجلہ عطا فرمائے۔ آمین

چوہدری شفیق احمد کاہلوں ۲۰۶/۷ سنٹرل کمرشل ایریا کراچی نمبر ۲۹

۲۔ خاکسار کے ایک مخلص غیر از جماعت دوست مکرم غلام حیدر صاحب پیچان موبائل اپریٹر ۲۵-اے گلبرگ عرصہ دراز سے اولاد نرینہ کے متمنی ہیں اور بعض گھریلو پریشانیوں میں بھی مبتلا ہیں۔ احباب جماعت سے ان کے لئے درد دل سے دعا کرنے کی درخواست ہے۔

(شیخ مقبول احمد امینی سندھی ربوہ)

۳۔ میرے والد بزرگوار مکرم عبداللطیف صاحب کپور تھلوی عرصہ سے بیمار ہیں۔ اس وقت سی ایم ایچ لاہور میں زیر علاج ہیں۔ عنقریب آپ کی آنکھوں کا اپریشن ہونے والا ہے۔ احباب کرام ان کی صحت کاملہ وعاجلہ اور کامیاب اپریشن کے لئے درد دل سے دعا فرمائیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (وسیم احمد طاہر دستگیر ضلع لاہور ماڈل ٹاؤن لاہور)

جماعت احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلس مشاورت کی مختصر روداد

۲۹ مارچ کے دوسرے اجلاس کی بقیہ کارروائی۔ اختتامی اجلاس میں حضور کے اہم ارشادات

(۳)

سب کمیٹی بیت المال کی رپورٹ

ربوہ ۲۹ مارچ مجلس مشاورت کے دوسرے روز کے دوسرے اجلاس میں اجتماعی دعا کے بعد حضور ایدہ اللہ کی زیر ہدایت مکرم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ صدر سب کمیٹی بیت المال نے کمیٹی کی رپورٹ پیش کی اس سب کمیٹی کے سپرد ایجنڈے کی تجویز نمبر ۱ اور تجویز نمبر ۸ کے متعلق سفارشات پیش کرنا تھا۔

تجویز نمبر ۱ یہ تھی کہ:-

"مجلس شوریٰ کی سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کے ممبران کی تعداد ۱۲ ہے۔ اس سلسلہ میں تجویز ہے کہ کمیٹی کے ممبران کی تعداد دوگنی کر دی جائے اور صدر انجمن احمدیہ اور تحریک جدید سے جو ممبر ازاد کئے جائیں ان کا سابقہ ممبران کے شعبوں سے تعلق نہ ہو۔ یہ نئے ممبر مشورہ میں تو شامل ہوں گے مگر رائے نہ دے سکیں گے۔"

اس تجویز سے متعلق سب کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں سفارش کی کہ بجائے تعداد میں اضافہ کرنے کے حسب ضرورت کچھ اصحاب کو شریک کار بنا لیا جائے۔

تجویز نمبر ۸ میزانیہ صدر انجمن احمدیہ بابت ۱۹۷۵-۷۶ء پر مشتمل تھی۔ سب کمیٹی نے اپنی رپورٹ میں سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کی رپورٹ کے مطابق آمد بڑھانے کے سلسلہ میں متعدد تجاویز پیش کیں نیز مکرم ناظر صاحب بیت المال (خرچ) کی ایک ترمیم کے ساتھ باسٹھ لاکھ سترہ ہزار پینتالیس (۶۲،۱۷،۰۴۵) روپے کی آمد اور اتنے ہی خرچ کا بجٹ منظور کرنے کی سفارش پیش کی۔

تجویز نمبر ۱ پر بحث

بعدہٗ نمائندگان شوریٰ کو تجویز نمبر ۱ کے متعلق اپنا اپنا مشورہ پیش کرنے کی اجازت دی گئی چنانچہ مکرم عبدالغفار صاحب ڈار راولپنڈی، محترم قریشی افتخار علی صاحب لاہور ممبر سٹینڈنگ فنانس کمیٹی، مکرم شیخ محمود الحسن صاحب لاہور، مکرم عبدالحق صاحب ورک اسلام آباد، مکرم سید محمد صادق صاحب ہاشمی، مکرم ملک حبیب الرحمٰن صاحب ربوہ، اور مکرم مبارک احمد صاحب راولپنڈی نے باری باری بحث میں حصہ لیکر اپنا مشورہ پیش کیا۔

آخر میں مجموعی طور پر نمائندگان شوریٰ سے رائے طلب کی گئی۔ چنانچہ نمائندگان نے کثرت رائے سے سب کمیٹی کی سفارش (یعنی سٹینڈنگ فنانس کمیٹی کے ممبران کی تعداد میں اضافہ کرنے کی بجائے حسب ضرورت کچھ اصحاب کو شریک کار کر لیا جائے) منظور کئے جانے کی سفارش کی۔

میزانیہ صدر انجمن احمدیہ پر بحث

بعدہٗ ایجنڈا کی تجویز نمبر ۸ (میزانیہ صدر انجمن احمدیہ) کے بارہ میں نمائندگان شوریٰ کو اپنی اپنی رائے پیش کرنے کی اجازت دی گئی پہلے عام بحث ہوئی جس میں علی الترتیب مکرم پروفیسر بشارت الرحمٰن صاحب ناظر تعلیم، مکرم چوہدری ظفر اللہ خان صاحب گوجرانوالہ، مکرم میاں اقبال احمد صاحب راجن پور ضلع ڈیرہ غازیخان، مکرم مولا بخش صاحب لاہور، مکرم حکیم رحیم بخش صاحب لاٹھیانوالہ ضلع لائلپور، مکرم مبارک احمد صاحب راولپنڈی اور مکرم شیخ محمود الحسن صاحب لاہور نے حصہ لے کر صدر انجمن احمدیہ کے شعبہ جات کی کارگزاری کو بہتر بنانے سے متعلق اپنے مشورے حضور ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کئے۔ بحث کے دوران حضور ایدہ اللہ نے مختلف مواقع پر انجمن کے شعبہ جات اور نمائندگان کرام کو قیمتی ہدایات اور ارشادات سے نوازا۔

اس عام بحث کے بعد بجٹ کے اعداد و شمار سے متعلق تفصیلی بحث ہوئی جس میں مکرم عبدالکریم صاحب، مکرم سید محمود احمد صاحب نمائندہ لجنہ اماء اللہ مرکزیہ، مکرم مبارک احمد صاحب گوجرانوالہ اور مکرم محمد اعظم صاحب ڈیرہ غازیخان نے حصہ لیا۔

آخر میں نمائندگان شوریٰ سے بجٹ کے متعلق مجموعی رائے طلب کی گئی چنانچہ نمائندگان شوریٰ نے متفقہ طور پر سب کمیٹی کی سفارش کے بموجب ۶۲،۱۷،۰۴۵ روپے کا بجٹ آمد و خرچ منظور کئے جانے کی سفارش کی۔ سب کمیٹی نے مکرم ناظر صاحب بیت المال کی اس ترمیم سے اتفاق کیا تھا کہ "امداد گندم کارکنان صدر انجمن احمدیہ" میں تیس ہزار روپے کا اضافہ کر دیا جائے اور ریزرو برائے واپسی قرضہ جات میں اتنی ہی کمی کر دی جائے۔ اس طرح بجٹ کی مجموعی رقم (یعنی ۶۲،۱۷،۰۴۵) میں کوئی فرق نہیں آئیگا۔ اور وہ اسی طرح قائم رہے گی۔ نمائندگان شوریٰ نے متفقہ طور پر اس ترمیم سے بھی اتفاق کیا۔ چنانچہ شوریٰ نے اس ترمیم کے ساتھ ہی ۶۲،۱۷،۰۴۵ روپے کا بجٹ منظور کئے جانے کی سفارش کی۔

سب کمیٹی بیت المال کی رپورٹ پر غور اور

Digitized by Khilafat Library Rabwah

سفارشیں مکمل ہونے کے بعد شوریٰ کے دوسرے روز کا دوسرا اجلاس چھ بجے شام کے قریب اختتام پذیر ہوا۔

اختتامی اجلاس کی مختصر روداد

ربوہ ۳۰ امان۔ مجلس مشاورت کا اختتامی اجلاس آج صبح ۹ بجے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی تشریف آوری پر شروع ہوا۔ کارروائی کا آغاز حضور کے ارشاد پر تلاوت قرآن پاک سے ہوا جو کہ مکرم ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب آف سرگودھا نے کی۔ تلاوت کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے اجتماعی دعا کرائی جس کے بعد سب کمیٹی اصلاح و ارشاد و اشاعت لٹریچر و تصنیف کی رپورٹ کمیٹی کے صدر محترم مرزا عبدالحق صاحب ایڈووکیٹ نے پڑھ کر سنائی۔ اس اجلاس میں محترم چوہدری احمد مختار صاحب امیر جماعت احمدیہ کراچی کو حضور کے ساتھ بیٹھ کر صدارت کے فرائض کی سرانجام دہی میں حضور کا ہاتھ بٹانے کا شرف حاصل ہوا۔

سب کمیٹی کی پہلی سفارش ایجنڈے کی تجویز ۲ سے تعلق رکھتی تھی۔ اس میں جماعت میں حفاظ کی بڑھتی ہوئی ضرورت کے مطابق حفاظ پیدا کرنے کے لئے نئی تدابیر اختیار کرنے کے لئے کہا گیا تھا۔

سب کمیٹی کی اس بارہ میں سفارش یہ تھی کہ:۔

(۱) تمام جماعتوں میں یہ تحریک کی جائے کہ وہ اپنے ذہین بچوں کو مرکزی حافظ کلاس میں بھجوائیں جہاں پر ۱۰۰/- ماہوار بطور وظیفہ دیئے جانے کے علاوہ رہائش کی سہولت بھی حاصل ہے۔

(۲) جو جماعتیں اپنے ہاں حافظ کلاس کھولنے کے لئے تیار ہوں وہاں پر ۲۰/- ماہوار وظیفہ دیا جائے اور معلم کی تنخواہ مرکز ادا کرے۔

(۳) قرآن پاک کو حفظ کرنے کا شوق پیدا کرنے کے لئے امراء جماعت اور مربیان کو مرکز کی طرف سے بار بار توجہ دلائی جاتی رہے۔

اس تجویز کے متعلق جب حضور نے نمائندگان کو اپنے خیالات کے اظہار کا ارشاد فرمایا تو مندرجہ ذیل اصحاب نے حضور کی خدمت میں اپنے مشورے پیش کئے۔

محترم ملک سیف الرحمٰن صاحب پرنسپل جامعہ احمدیہ ربوہ، محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب، مکرم رحیم بخش صاحب لاٹھیانی ضلع لائلپور، مکرم عبدالسلام صاحب ڈگری سندھ، مکرم ملک محمد عبداللہ صاحب ربوہ، مکرم ملک منیر احمد صاحب کراچی، مکرم ڈاکٹر عبدالحق صاحب گجرات، مکرم افضل منیر صاحب گوجرانوالہ، مکرم میاں اقبال احمد صاحب ایڈووکیٹ راجن پور، مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب لائلپور، مکرم چوہدری خالد سیف اللہ صاحب لاہور۔

نمائندگان کی تقاریر کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا کہ چونکہ یہ سفارشات ایک عمومی تحریک کے رنگ میں ہیں لہذا ان پر رائے شماری کی ضرورت نہیں ہے جماعتوں کو اپنے اپنے ہاں ان پر عمل کرنے کی کوشش کرنی چاہیئے۔

اس کے بعد تجویز نمبر ۳ زیر غور آئی جس میں احمدی بچوں اور بچیوں کو قرآن کریم پڑھانے کے لئے بعض طریق تجویز کئے گئے تھے۔

اس تجویز پر حضور کے ارشاد پر مندرجہ ذیل نمائندگان نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

مکرم چوہدری غلام دستگیر صاحب لائلپور، محترم مولانا ابوالعطاء صاحب فاضل، مکرم خواجہ محمد شریف صاحب لاہور، مکرم شریف احمد صاحب باٹا پور، مکرم رانا محمد خان صاحب ایڈووکیٹ بہاولنگر، مکرم مرزا عطاء الرحمٰن صاحب ربوہ، مکرم بشیر احمد صاحب لائلپور، مکرم مصدق احمد صاحب ضلع گجرات۔

بالآخر حضور نے فرمایا کہ یہ سفارشات بھی بطور عام تحریک کے ہیں لہذا ان کے متعلق بھی رائے شماری کی ضرورت نہیں ہے۔ سفارشات کا خلاصہ درج ذیل کیا جاتا ہے:۔

(۱) اپنے بچوں کو قرآن کریم ناظرہ پڑھانے کی ذمہ داری بنیادی طور پر والدین پر عائد ہوتی ہے لہذا انہیں اس کی طرف خاص توجہ کرنی چاہیئے۔

(۲) جماعت میں جو حفاظ ہیں ان کے ایک حصہ کو بھی بوقت ضرورت قرآن کریم پڑھانے پر مقرر کیا جا سکتا ہے۔

(۳) وقف عارضی کی تحریک کے ماتحت یہ کام پہلے بھی ہو رہا ہے آئندہ بھی اسے جاری رکھا جائے۔

(۴) مربیان سلسلہ اور معلمین کو بھی مرکز توجہ دلاتا رہے تا وہ بھی اپنے دیگر فرائض کی ادائیگی کے ساتھ ساتھ تعلیم القرآن کے کام کی بھی عمومی نگرانی کریں اور اس کی رفتار سے مرکز کو مطلع کرتے رہیں۔

(۵) جماعتوں میں جو سیکرٹریان تعلیم مقرر ہیں انہیں بھی اس طرف خاص توجہ دینے کی ضرورت ہے۔

اس کے بعد سب کمیٹی نے تجویز نمبر ۵ کے متعلق جو سفارشات پیش کی تھیں ان پر غور کیا گیا۔ ان سفارشات میں یہ کہا گیا تھا کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کی بڑھتی ہوئی ضروریات اور زمانہ حاضرہ کے رجحانات کے پیش نظر ایک ہمہ وقتی ادارہ تصنیف قائم کیا جائے جو چھ علماء پر مشتمل ہو۔ یہ ادارہ اپنی تمام تر توجہ تالیف و تصنیف کے کام پر مرکوز رکھے۔ اسلام پر مستشرقین کے جو نئے نئے اعتراضات ہوتے ہیں ان سے بھی باخبر رہے اور اس سلسلے میں بیرونی مبلغین کی مدد سے تمام ضروری کتب مرکزی لائبریری میں مہیا کرنے اور پھر ان کا جواب دینے کی کوشش کرے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سفارشات کا تجزیہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اس کے کئی پہلو ابھی مزید غور و فکر کے قابل ہیں۔ لہذا میں ایک کمیٹی قائم کر دوں گا جو اس کے تمام پہلوؤں پر غور کر کے پھر اپنی سفارشات پیش کرے گی۔

حضور ایدہ اللہ کے ارشادات

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ان سفارشات کے بارہ میں اپنے خیالات کا اظہار کرتے ہوئے طباعت کے کام کی اہمیت پر روشنی ڈالی اور بتایا کہ بیرون پاکستان کے بعض ممالک میں بعض چھوٹے مطبع خانے ہم نے قائم کئے ہیں جو مقامی ضروریات کے مطابق اچھا کام کر رہے ہیں۔ یہاں ربوہ میں بھی ابتدائی شکل میں ایک مطبع قائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ احباب دعا کریں کہ جلد اور تسلی بخش طور پر انتظام ہو جائے۔ حضور نے یہ بھی بتایا کہ ۵ اور ۷ سال کے درمیانی عمر کے بچوں کے لئے دینی کورس کے طور پر ایک چھوٹا سا رسالہ آئندہ ۱۵ دن کے اندر اندر تیار کرایا جائے گا جس میں کلمہ طیبہ اور دیگر بالکل ابتدائی دینی باتیں ایسے رنگ میں بیان کی جائیں گی کہ وہ بآسانی بچوں کو ازبر کرائی جا سکیں۔ خدام اور انصار کے لئے ایک کتاب ہمارے عقائد پر مشتمل تیار کرائی جا رہی ہے جو امید ہے آئندہ جلسہ سالانہ تک شائع ہو جائے گی۔ یہ کتاب بھی انشاء اللہ ایسی ہوگی کہ ہر احمدی کے پاس اس کا ہونا ضروری ہوگا۔ تاکہ کوئی احمدی ایسا نہ رہے جسے اپنے عقائد کا علم اور اس پر عبور حاصل نہ ہو۔

حضور نے مربیان سلسلہ کو توجہ دلائی کہ وہ زیادہ چوکس اور بیدار ہو کر اپنے فرائض کو سرانجام دیں۔ انہیں یہ امر ہمیشہ پیش نظر رکھنا چاہیئے کہ ان کی ذمہ داری ایک عام احمدی سے بہرحال مختلف اور زیادہ ہے۔ اس کے مطابق ہی انہیں اپنی زندگی گزارنی چاہیئے۔ حضور نے فرمایا اب اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کی بین الاقوامی حیثیت پہلے کی نسبت بہت زیادہ نمایاں ہو کر سامنے آگئی ہے۔ مختلف ممالک میں اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت ہر لحاظ سے ترقی کر رہی ہے اور ترقی کی نئی نئی راہیں بھی کھل رہی ہیں۔ اس ترقی کا کسی قدر اندازہ اس سے لگایا جا سکتا ہے کہ تحریک جدید انجمن احمدیہ کا اس وقت جو بجٹ پیش کیا گیا ہے وہ ایک کروڑ اکتالیس لاکھ روپیہ پر مشتمل ہے۔ اور اس میں سے ایک کروڑ ۹ لاکھ روپیہ بیرونی ممالک کی جماعتوں کے چندوں اور آمد پر مشتمل ہے الحمد للہ۔

سب کمیٹی کی سفارشات پر اظہار خیال کرنے کے بعد حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے نہایت بصیرت افروز اختتامی خطاب فرمایا (جس کا خلاصہ پہلے شائع ہو چکا ہے) اختتامی خطاب کے بعد حضور نے اجتماعی دعا کرائی اور اس طرح جماعت احمدیہ کی ۵۶ ویں مجلس مشاورت بخیر و خوبی اختتام پذیر ہوئی۔

تجربہ کار ڈرائیور کی فوری ضرورت

کراچی میں پرائیویٹ کار کی ڈرائیونگ کیلئے ایک تجربہ کار ڈرائیور کی ضرورت ہے۔
تنخواہ حسب تجربہ دی جائے گی۔
خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مع ڈرائیونگ لائسنس لیکر صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب نائب ناظر امور عامہ سے رجوع کریں۔
منیجر احمد برادرز (جنرل ایجنٹس) ربوہ

جانوروں کے اپھارہ کی جادو اثر دوا
"شفائے اپھارہ" فی پیکٹ ۰/۷۵ درجن ۶/۰
منگوانے کا پتہ شاہ ہومیوپیتھک سٹور رحمت بازار ربوہ

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی سالانہ تربیتی کلاس ۱۸ اپریل سے یکم مئی ۱۹۷۵ء تک ہو رہی ہے اس تربیتی کلاس میں تمام مجالس کی نمائندگی ضروری ہے۔ (معتمد مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴